© rasailojaraid.com

شہرِ مقدس چند تاریخی حقائق

بیت المقدس ـــــ ان شہروں میں سے ایک ہے جنہیں نوعِ انسانی عزت و تکریم کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ اکثر انبیاء کرام اسی شہر میں مبعوث ہوئے۔ اہلِ اسلام کا یہ قبلۂ اول اور حرم کعبہ اور حرم نبوی کے بعد تیسرا حرم ہے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد بھی سترہ ماہ تک اسی کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے اور پھر سفرِ معراج میں یہی شہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی منزل تھا۔ یہیں حضور صلعم نے انبیاء سابق کی امامت فرمائی۔ اسی جگہ حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کا مدفن اور حضرت عیسیٰؑ کی جائے پیدائش اور مولد ہے[1]۔

یہ شہر دنیا کی تاریخ میں اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے عجیب ترین ہے اور ڈھلوان پہاڑی پر واقع ہے جو جزیرے کی زرخیز زمین سے لے کر اردن دریا تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی حیثیت جزیرہ نما کی سی ہے۔ جو جنوب مشرق کو چھوڑنے کے علاوہ پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا ہے۔ جیسے ایک وادی دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے اس جگہ یہ شہر آباد ہے دو پہاڑیاں ہیں۔ ایک موریہ اور دوسری زیتون۔

بلند ترین زیتون کی پہاڑی ہے جو بحیرۂ روم کی سطح سے ۲۶۰۰ فٹ اور بحیرۂ مردار سے ۳۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ نچلی پہاڑی موریا سطح سمندر سے ۲۴۴۰ فٹ بلند ہے۔ بحیرۂ روم یہاں سے ۳۳ میل اور بحیرۂ مردار دس میل ہے۔

اس سطح مرتفع میں کئی جگہوں پر چونے کا پتھر عام ہے اور شہر کے جنوب میں نصف میل کے فاصلے پر وادی کیدرون میں غیر یقینی گہرائیوں تک گلابی اور سفید رنگ کا سنگ مرمر ہے جسے SANTA GROCE کہتے ہیں۔ اس کے قریب نرم سفید چونے کا پتھر ہے۔ جو چالیس فٹ موٹائی کا ہے۔ تھوڑا اوپر ۷۵ فٹ گہری سخت چاک کی سطح ہے جبکہ اس کے اوپر ۱۹ فٹ موٹائی تک چونے کا پتھر ہے۔ اور کوہِ زیتون اسی پتھر سے بنا ہے۔ یہ شہر کسی درہ کے دہانے پر ہے نہ ہی کسی دریا کے کنارے اور نہ ہی کسی اہم تجارتی شاہراہ پر واقع ہے۔ اس

---

[1] عیسائی عقائد کے مطابق حضرت عیسیٰؑ مصلوب ہو کر مدفون ہوئے جبکہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے باوجود یہاں کبھی قحط نہیں پڑا۔ اور یہ شہر تین ہزار سال سے موجود ہے۔ عہد نامہ عتیق کے مطابق اس کی آبادی کو پانی کی فراہمی صرف نہرام الدراج (دریائے جیحون) سے لائے ہوئے چشموں سے ممکن تھی۔ جو آج بیکار ہو چکے ہیں۔ البتہ گھروں میں حوض اور چشمے آج بھی ہیں اور ان حوضوں میں موسم برسات کا پانی جمع ہو کر مکینوں کے لیے سال بھر کافی ہوتا ہے۔

اس شہر میں زیارتیں ان گنت ہیں اور کوئی شخص ان زیارتوں کو گائیڈ کے بغیر نہیں دیکھ سکتا ـــ زائرین جو سینکڑوں میلوں کے فاصلے سے یہاں پہنچتے ہیں۔ اس کے گرد و نواح کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ اس کے اطراف میں پھیلی ہوئی بنجر وادیاں اور بے گیاہ پہاڑیاں ان کے لیے استعجاب کا باعث بنتی ہیں۔

برٹانیکا انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ یہ ۳۲ صدیاں پرانا شہر ہے۔ اس نے قدرت اور انسانوں کے ہاتھوں تکلیفیں ہی تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ یہ مقدس شہر کئی بار اجڑا اور آباد ہوا۔ کئی مرتبہ زلزلوں سے کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا۔ بیس مرتبہ محصور اور اٹھارہ مرتبہ از سر نو تعمیر ہوا۔ دو بار مکمل بربادی ہو چکی ہے۔ بادریان اور بخت نصر کے عہد میں اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی۔ بیت المقدس پر مذہب کی تبدیلی کے چھ دور گزرے ہیں ـــ اس پر ایسا زمانہ بھی آیا کہ اس کو زمین کے برابر ہموار کر دیا گیا۔ گلی کوچے اور عمارتیں تباہ اور اس کے باشندے قتل یا جلاوطن کر دیئے گئے۔

بیت المقدس کے کئی نام ہیں۔ مختلف قوموں نے اپنے اپنے عقیدے کی بنا پر اسے مختلف ناموں سے نوازا۔ یہودی اور عیسائی آج بھی یروشلم کہتے ہیں۔ سب سے پرانا نام یبوس (JEBUS) ہے۔ یروشلم کا نام حضرت داؤدؑ کے عہد میں اختیار کیا گیا۔ لیکن یہودی ربیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے منسوب کرنے کے لیے یہ کہا ہے کہ آپ نے اسے جریح (JEREH) کہا تھا اور شلم کا اضافہ شلیم (SHELM) یا شالیم نے کیا جو ۲۰۰۰ ق م میں یہاں حکمران تھا۔ رینالڈ اور ایوالڈ کا لکھنا ہے کہ یہ دو عبرانی الفاظ "یرو" "شلیم" کا مرکب ہے۔ جس کے معنی "ورثہ امن" (INHERITENCE OF PEACE) ہے۔ ایک دوسرے یورپی مورخ نے اس کے معانی "اساس امن" قرار دیئے ہیں۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ دو شہر جیبس (JEBUS) اور سلم (SALAM) تھے جو ایک ہو گئے اور نام بھی مرکب ہو گیا جو بگڑ کر یروشلم کہلایا۔ جو لوگ اسے دو عبرانی الفاظ کا مرکب قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک اصل لفظ جبرو زلم ہے۔ بعض اسے سمتی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الفاظ یوری (URI) (یعنی شہر) اور سلیم (SALIM) (دیوتائے امن کا نام) کا مرکب قرار دیتے ہیں جس کے معنی "دیوتائے امن کا شہر" ہو گئے۔ قدیم عبرانی نام سے عرب بھی واقف تھے چنانچہ یاقوت نے "یری شلم" —— (بلا تشدید ل) نیز "شلم" مختلف نام لکھے ہیں۔ جو یہودیوں کے زمانے میں مروج تھے لیکن مسلمانوں نے ہمیشہ اسے بیت المقدس (متبرک مکان) یا بیت المقدِس (پاک ترین مقام) کے نام سے پکارا ہے۔

(خلاصہ باب دوم تاریخ بیت المقدس مولفہ ممتاز لیاقت مطبوعہ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور)

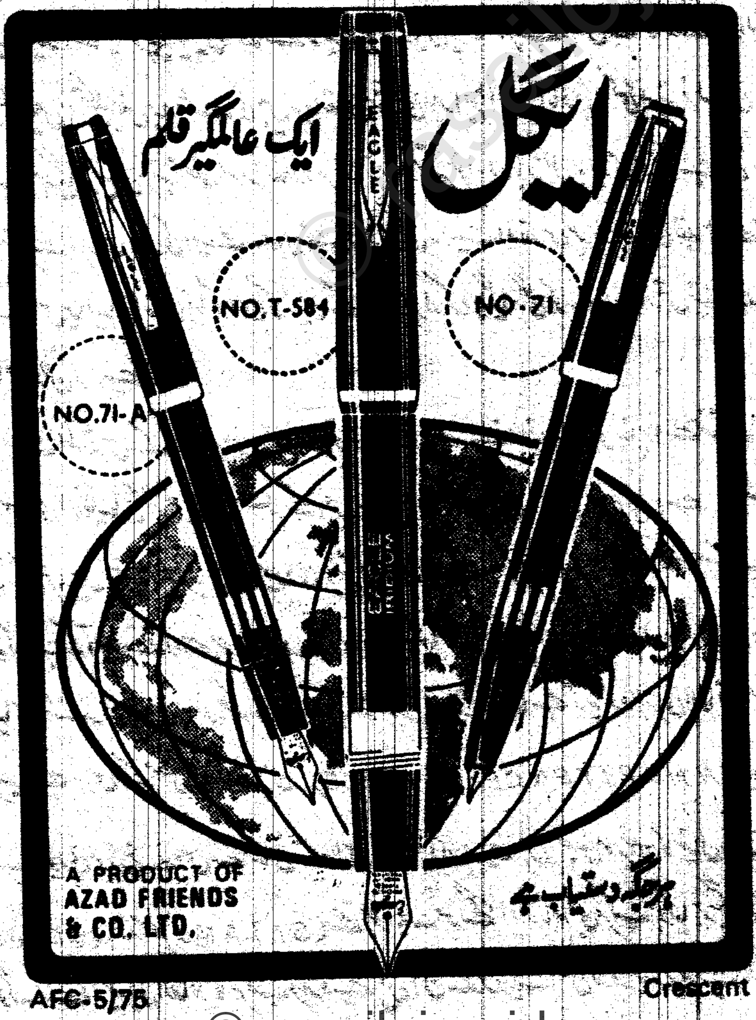

© rasailojaraid.com